تفسیر قران ۶۰ ۔۔۔ ۱۲۔ ڈسمبر۔۲۰۲۱

40.يٰبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِيَ الَّتِيٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِيٓ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ ۚ وَ اِيَّايَ فَارۡهَبُوۡنِ ۞

آیت ۴۱ سے ۴۴ بنی اسرائیل سے مخاطب ہیں

بنی اسرائیل

اسرائیل سے مراد

اسرائل حضرت یعقوب کا نام ہے۔

لیکن یہ ایک قوم کا نام بن گیا۔ حضرت موسی اور عیسی جس قوم میں بھیجے۔اگرچہ یعقوب ع کیا ولاد سے نہ ہوں

یہ آیت رسول ص کے زمانے کے بنی اسرائیل سے مخاطب ہے

نعمتیں : قران کا ایک انداز ہے کہ تمام واقعہ کو بیان نہیں کرتا ہمیشہ، بلکہ اشارہ کرتا ہے

بنی اسرائیل پر نازل کردہ نعمتوں میں سے کچھ کا تذکرہ ہے قران میں لیکن ضروری نہیں کے سب مذکور ہوں

اگرچہ نعمتیں مخاطبین کے اجداد پر نازل ہوئی تھیں لیکن یہ بھی اولاد کے لئے فخر کا ایک باٗس ہوتا ہے

عقلاء لا طریقہ کار: نعمت دینیے والے کا شکر ادا کیا جائے

شکر مشکور کی ذات کے مطابق ہونا چاہئے۔ اگر منعم خدا ہو تو اس کے حکم کی بجا آوری بھی شامل ہے

| وَ: اور | اَوۡفُوۡا: پورا کرو تم (یہ صغہ امر ہے) | بِ: کو | عَهۡدِ: عہد (عھد کے لئے مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں: جیسے میثاق ، میقاد) | یۡ: میرا | اُوۡفِ: پوراکرونگا | بِ: کو | عَهۡدِ: عہد | كُمۡ: تمھارا

بنی اسرائیل سے لی گئی عھدیں:

7:155وَٱخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُۥ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَٰتِنَا ۖ فَلَمَّآ أَخَذَتْهُمُ ٱلرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّٰىَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ ٱلسُّفَهَآءُ مِنَّآ ۖ إِنْ هِىَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَآءُ وَتَهْدِى مَن تَشَآءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا فَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَا ۖ وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْغَٰفِرِينَ

اور موسیٰ نے ہمارے وعدے کے لیے اپنی قوم سے ستر مرد منتخب کرلیے پھر جب انہیں زلزلہ نے پکڑلیا توموسیٰ نے عرض کی: اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کردیتا ۔کیا تو ہمیں اس کام کی وجہ سے ہلاک فرمائے گا جو ہمارے بے عقلوں نے کیا۔ یہ تو نہیں ہے مگر تیری طرف سے آزمانا تو اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے ۔ تو ہمارا مولیٰ ہے، تو ہمیں بخش دے اور ہم پررحم فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔

7:156 وَٱكْتُبْ لَنَا فِى هَٰذِهِ ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ إِنَّا هُدْنَآ إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِىٓ أُصِيبُ بِهِۦ مَنْ أَشَآءُ ۖ وَرَحْمَتِى وَسِعَتْ كُلَّ شَىْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلَّذِينَ هُم بِـَٔايَٰتِنَا يُؤْمِنُونَ

اور ہمارے لیے اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھ دے ، بیشک ہم نے تیری طرف رجوع کیا۔ فرمایا: میں جسے چاہتا ہوں اپنا عذاب پہنچاتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے تو عنقریب میں اپنی رحمت ان کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز گار ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ۔

7:157ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلرَّسُولَ ٱلنَّبِىَّ ٱلْأُمِّىَّ ٱلَّذِى يَجِدُونَهُۥ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَىٰهُمْ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ ٱلْخَبَٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَٱلْأَغْلَٰلَ ٱلَّتِى كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِهِۦ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَٱتَّبَعُوا۟ ٱلنُّورَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ مَعَهُۥٓ ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ

وہ جواس رسول کی اتباع کریں جو غیب کی خبریں دینے والے ہیں ،،جو کسی سے پڑھے ہوئے نہیں ہیں ، جسے یہ (اہلِ کتاب) اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں ، وہ انہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور انہیں برائی سے منع کرتے ہیں اور ان کیلئے پاکیزہ چیزیں حلال فرماتے ہیں اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں اور

ان کے اوپر سے وہ بوجھ اور قیدیں اتارتے ہیں جو ان پر تھیں تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ۔[1]

پس عھد سے ممکن ہے مراد ہو: وہ رسول پر ایمان لانا اور اس کی اتباع کرنا جس کا ان کی کتابوں میں بھی حکم تھا جسے انھوں نے قبول کیا تھا.

به مناسبت حکم موضوع : سیاق و صدر کو مد نظر رکھتے ہوئے پتہ چلتا ہے کہ یہاں پر نقطہ جس کے حوالے سے مخاطب ہے قران بنی اسرائیل سے: اتباع رسول ص۔

مختلف مقامات پر قران میں مختلف عھدوں کا ذکر ہوا ہے بنی اسرائل کے ساتھ۔

اگلی آیت قرینہ ہے اس پر کہ یہاں (سورہ بقرہ میں) عھد ایمان و اتباع نبی ص ہے۔

41.وَاٰمِنُوۡا بِمَآ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ وَلَا تَكُوۡنُوۡآ اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِىۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا وَّ اِيَّاىَ فَاتَّقُوۡنِ ۝

لفظی ترجمہ:

وَ: اور | اٰمِنُوۡا: ایمان لاؤ | بِ: ساتھ | مَا: جو | اَنۡزَلۡتُ: اُتارا میں نے

کیا نازل کیا؟ قران کو

[1] ترجمہ: کنزالعرفان

بعض نے کہا : مراد رسول ہے (اس رسول پر ایمان لاو جسے ہم نے نازل کیا ہے)

خلاف ظاھر ہے کیونکہ نزول کا اطلاق عام طور پر قران پر ہوتا ہے رسول پر نہیں، رسول مراد ہوتے تو بعثت کا استعمال ہوتا

اگرچہ آیت کے معنی اور نتیجے میں خاص فرق نہیں ہے چاہے دونوں میں سے کوئی بھی معنی لیں

| مُصَدِّقًا: تصدیق کرنیوالا | لِّ: واسطے | مَا: جو | مَعَ: ساتھ | كُمْ: تمہارے |

| وَ: اور | لَا: نہ | تَكُوْنُوْٓا: ہو تم | اَوَّلَ: سب سے پہلے | كَافِرٍ: منکر | بِ: کے | هٖ: اس

قران کا سب سے پہلے انکار کرنے والوں سے مراد---!

بعض نے اشکال کیا: یھودی اور عیسائی سے مخاطب ہے آیت جبکہ سب سے پہلے انکار کرنے والے قران کے قریش (کفار مکہ) تھے۔ کیونکہ پیغام پہلے ان میں بھیجا گیا اور انکار کیا انہوں نے

ممکنہ توجیہات

جواب ا: مراد ہو سکتا ہے: اھل کتاب میں سب سے پہلے انکار کرنے والے نہ بنو۔

اگر انہوں نے قبول کر لیا ہوتا تو آج یھودیت و عیسائیت بہت کمزور اور نہ ہونے کے برابر ہوتی

رسول ص: جو سنت حسنۃ قائم کرتا ہے اس سنت کے علاوہ قیامت تک اسے انجام دینے والوں کا بھی اجر اسے ملے گا

اسی طرح جنہوں نے بری سنت کو قائم کیا ان کا اس کے علاوہ تمام عمل کرنے والوں کا بھی گناہ اس پر ہوگا

جواب ۲: ضمیر ہ قران کی طرف نہیں پلٹتا بلکہ توریت و انجیل کی طرف پلٹتا ہے

کہ رسول ص کا انکار کرنے اور قران کا انکار کرنے سے توریت و انجیل میں مذکور رسول کا انکار ہوا

جواب ۳: علامہ نقن نے یوں تفسیر کی: پہلا نہیں بلکہ پہلے درجے کا کافر مراد ہے شدت مذمت کے لئے۔

کیونکہ مکہ کے کفار نے بھی انکار کیا لیکن ان کے پاس کوئی کتاب اور رسول کا بیان نہیں تھا اھل کتاب کی طرح جنھوں نے باوجدود ان دلائل کے انکار کیا۔

البتہ یہ توجیہ خلاف ظاھر نظر آتی ہے۔ ظھور 'اول کافر بہ': انکار کے زمان میں ہی ہے۔

| وَ: اور | لَاَ: نہ | تَشْتَرُوْ: خریدو تم | بِ: بدلے | اٰیٰتِ: آیتوں کے | یْ: میری | ثَمَنًا: قیمت | قَلِیْلًاً: تھوڑی |

وَ: اور | اِیَّایَ: خاص | یَ: مجھ سے | فَ: پس | اتَّقُوْ: ڈرو | نِ: مجھ سے